حصۂ نظم

سید عطاء المحسن بخاری

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ

وہ سادہ سا، دلیر سا
وہ ایک شخص۔۔ شیر سا
کہاں گیا؟
زمین کھا گئی اُسے
کہ یا سمے نگل گئے
وہ میرا دل اُجاڑ کر
کہاں گیا؟
محبتوں کی تیز لو جلا گیا
لطافتوں کی زمرو بہا گیا
کثافتوں کو چیرتا، دلوں کو نور دے گیا
وہ شعور دے گیا
جو آج بھی جہانِ نو میں
فاصلوں، مسافتوں، جہالتوں کے باوجود
سعی و جُہد کے سفر میں
قافلوں کی رہ گزر میں
اک منارِ نور ہے

مولانا ظفر علی خان مرحوم

بخاری اور انگریز

یہ کہتے تھے کہ کل جافری[1] سے سکندر[2]
کہ ایئن، ڈبلیو، آر کے سب پینسر
بدل مانتے ہیں آپ کو گورنر
تو پھر خوف کیا ہے تمہیں بندہ پرور
ظفر[3] اور بخاری[4] کی ہستی ہی کیا ہے
کہ پبلک کے ہاتھوں میں اب فیصلہ ہے
کہا آپ کہتے ہیں جو کچھ بجا ہے
پہ میرا بھی کچھ دن سے یہ تجربہ ہے
کہ پبلک یہاں کی بہت بے وفا ہے
یہ جو کچھ بھی کہتے ہیں ہم سے ریا ہے
بخاری کی تقریر سن کر کہیں گے
یہاں یا تو انگریز یا ہم رہیں گے

۱۔ جافری ڈیمانٹ مورنسی گورنر پنجاب
۲۔ سکندر حیات خان
۳۔ مولانا ظفر علی خان مرحوم
۴۔ حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ